تنویر الخواطر بتحقیق الحاضر والناظر

امام المناظرین حضرت علامہ

مولانا محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ادارہ اشاعت العلوم

دسن پورہ۔ لاہور۔ پاکستان

هٰذَا كِتٰبُنَا يَنْطِقُ عَلَيْكُمْ بِالْحَقِّ ★ فَمَنْ شَآءَ فَلْيُؤْمِنْ وَّمَنْ شَآءَ فَلْيَكْفُرْ

یہ ہماری کتاب تمہارے سامنے حق بیان کرتی ہے — پس جو چاہے ایمان لائے اور جو چاہے انکار کرے

تنویر الخواطر

بتحقیق

الحاضر والناظر

ابوزاہد محمد سرفراز خاں صاحب صفدر گکھڑوی کی کتاب
تسوید النواظر فی تحقیق الحاضر والناظر کا مکمل اور محققانہ جواب اور اس کی
دجالانہ روش کا منصفانہ تعقب و مسئلہ حاضر و ناظر کی عام فہم توضیح

ازقلم

امام المناظرین حضرت علامہ مولانا محمد اللہ دتا صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ

ناشر

ادارہ اشاعت العلوم وسن پورہ، لاہور، پاکستان

نام کتاب :- تنویر الخواطر بتحقیق الحاضر والناظر
مصنف :- امام المناظرین حضرت مولانا صوفی محمد اللہ دتہ رحمۃ اللہ تعالیٰ علیہ
کتابت :- ذاکر حسین باجوہ
اشاعت سوم :- اکتوبر ۱۹۹۱ء
تعداد :- اشاعت اول تادوم = ۳۰۰۰
اشاعت سوم = ۲۰۰۰
ہدیہ 160
ناشر :- ادارہ اشاعت العلوم افغان سٹریٹ وسن پورہ لاہور-۳۹

ملنے کا پتہ
ادارہ اشاعت العلوم جامع مسجد صوفی صاحب رحمۃ اللہ تعالیٰ
وسن پورہ ۔ لاہور

فہرست

کو جاسوسی کے لیے آپ نے کیوں بھیجا۔ خود ہی مدینہ منورہ میں دشمن کے حالات بیان فرما دیتے اور پھر یہ دس صحابی کس بیدردی اور بے جگری سے تہ تیغ کیے گئے۔ کیا آپ نے دانستہ ان کو قتل کرا دیا تھا؟[1]

جواب نمبر ۱: صحابہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کو جاسوسی کے لیے بھیجنا تعلیمِ اُمت کے لیے تھا اگر آپ تمام نظامِ سلطنت کو اپنی معلومات کے اعتبار سے ہی انجام دیتے تو بعد میں آنے والے کو رہاطن کیا کرتے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن مجید میں بھی ارشاد فرمایا لَقَدْ کَانَ لَکُمْ فِیْ رَسُوْلِ اللّٰہِ اُسْوَۃٌ حَسَنَۃٌ۔[2]

تمہارے واسطے رسول اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیاتِ طیبہ میں ہر قسم کے نظام کا بہتر نمونہ ہے یعنی۔

اگر آپ ایسا نہ کرتے تو نظامِ جنگ کا یہ دستور کیسے ثابت ہوتا؟

جواب نمبر ۲: انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام خلیفۃ اللہ فی الارض ہوتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ کی مخلوق میں اُسی کے احکام جاری فرماتے ہیں۔ اگر اپنی طرف سے بھی کوئی حکم صادر فرمائیں وہ من جانب اللہ ہی ہوتا ہے۔ کیونکہ اس حکم کو تائیدِ الٰہی حاصل ہوتی ہے ورنہ تو اسی وقت اللہ تعالیٰ اپنے نبی کو حکم صادر فرمانے سے روک دیتا ہے۔

جواب نمبر ۳: اگر جاسوس بھیجنا نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حاضر و ناظر اور مطلع علی الغیب کے منافی ہے تو اللہ تعالیٰ کے بھیجے ہوئے بعض انبیاء علیہم الصلوٰۃ والسلام جو شہید کیے گئے۔ اس کا کیا جواب ہوگا کیا اللہ تعالیٰ حاضر و ناظر اور عالم الغیب نہیں ہے اگر ہے تو پھر اللہ تعالیٰ نے دانستہ اپنے انبیاء

---

[1] تسکین الخواطر ص ۳۵ ملخصاً۔ [2] پ۲۱ الاحزاب آیت ۲۱۔

کیوں شہید کرائے۔

جواب نمبر ۴: اگر آپ کا جاسوس بھیجنا عدمِ علم کی بنا پر تھا تو اللہ تعالیٰ نے کیوں نہ روک دیا اور کیوں نہ فرمایا کہ وہاں کے حالات کی اطلاع میں آپ کو دے دیتا ہوں جاسوس نہ بھیجئے۔ اللہ تعالیٰ نے دانستہ اپنی مخلوق کو تہ تیغ کیوں ہونے دیا۔ حالانکہ حضرت عاصم بن ثابت انصاری رحمۃ اللہ علیہ کی شہادت کے بعد ان کی لاش مبارک کی اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی اور حضرت خبیب رضی اللہ عنہ کو ایامِ اسیری میں کھانے کے لیے اللہ تعالیٰ انگور بھیجتا رہا، کیا اُن کو کفار کے پنجے سے نجات دلانے پر قادر نہ تھا؟ ثابت ہوا کہ نبی اکرم علیہ الصلوٰۃ والسلام کا یہ فعل عین قضاء و قدر تھا جس پر آپ کو اطلاع تھی۔

جواب نمبر ۵: حضرت عاصم رضی اللہ عنہ کا دعا کرنا کہ اے اللہ نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمارے حال سے باخبر کر دے سوہ یہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے علم کے منافی نہیں۔ کیونکہ آپ نے یہ نہیں فرمایا۔ اَللّٰھُمَّ عَلِّمْ عَنَّا نَبِیَّکَ کہ ہمارے اللہ اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمارے حال کا علم عطا فرما، تو دعا کے الفاظ میں احتمال اس بات کا ہے کہ اے اللہ! اپنے نبی علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ہمارے حال کی طرف متوجہ فرما دے۔ لہٰذا صحابی کا دُعا کرنا آپ کے حاضر و ناظر ہونے اور مطلع علی الغیب ہونے کے منافی نہیں۔

ایک اور طریقہ سے جواب: ایک چیز کے ثابت ہوتے ہوئے اس کے لیے دُعا کرنا منع نہیں ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے محبوب عالی قدر اور عظیم الجاہ علیہ الصلوٰۃ والسلام کے بارے میں قرآن مجید میں ارشاد فرمایا۔